ڈاکٹر عافیہ صدیقی

مغالطے اور حقائق



ابتدائیہ

ڈاکٹر عافیہ صدیقی اکیسویں صدی میں امت مسلمہ کی مظلوم ترین بیٹی ہیں۔ انھیں مارچ 2003ء کو اپنے تین بچوں سمیت کراچی سے اغوا کر لیا گیا اور جولائی 2008ء کو غزنی، افغانستان میں ظاہر کیا گیا۔ اس دوران ان کو اپنے بچوں سے دور رکھا گیا، ان کا ایک بچہ ابھی تک لاپتہ ہے، اغوا کے وقت اس کی عمر چھ ماہ تھی۔ ڈاکٹر عافیہ پر امریکی عدالت میں جو مقدمہ چلایا گیا، وہ جھوٹ اور فریب پر مبنی تھا اور عدالت نے جو فیصلہ سنایا وہ دنیا کی تاریخ میں بدترین ناانصافیوں میں سے ایک ہے۔ ایک جھوٹے مقدمے میں آپ کو 86 برس قید کی سزا سنائی گئی، اس قید تنہائی میں آپ پر جو ظلم اور تشدد کیا گیا اس کی داستان نہایت ہی اندوہناک ہے۔ وہ 2008ء سے جس عقوبت خانے میں قید ہیں، وہ امریکہ کا بدنام زمانہ جیل ایف ایم سی (Federal Medical Center, Carswell) ہے۔ یہ ایسا قید خانہ ہے جہاں مریض قیدیوں کو رکھا جاتا ہے، ڈاکٹر عافیہ گذشتہ بیس برس سے بیمار ہیں، انھیں طرح طرح کی ذہنی اور جسمانی اذیتوں کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ان کی حالت بہت ہی زیادہ خراب ہے، اس قید خانے میں وہ بہت مصائب سے بھری زندگی گزار رہی ہے۔ وہ گذشتہ بیس برس سے اپنے بچوں اور خاندان سے دور ایک ایسی زندگی گزار رہی ہے، جس کا ایک ایک لمحہ تکالیف کی پوری داستان ہے۔ ان بیس برس میں انھوں نے اپنے بچوں کو نہیں دیکھا، ایک ماں کے لیے صرف یہ پہلو کس قدر تکلیف دہ ہے۔ ڈاکٹر عافیہ کی رہائی پاکستانی قوم کے ذمے ایک بڑا فرض ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے عافیہ کی رہائی اور جبری گمشدہ افراد کی بازیابی کے نام سے ایک تحریک کا آغاز کیا ہے، اس تحریک میں شامل ہونے کے لیے درج ذیل گوگل فارم پر خود کو رجسٹر کرکے اس فریضے کی ادائیگی میں اپنا حصہ ڈالیں۔

سینیٹر مشتاق احمد خان

22 جون 2023ء

رجسٹریشن کے لیے اس کو سکین کریں۔

1

مغالطہ : عافیہ 11/9 دہشت گردی کی مجرم ہیں۔

حقیقت: عافیہ کو 11/9 سانحہ میں بے بنیاد تعصب اور نفرت کی آگ میں جھونک دیا گیا۔

2

مغالطہ: عافیہ امریکی شہری ہیں۔

حقیقت: عافیہ پاکستانی شہری ہیں، جو کسی بھی صورت امریکی شہریت نہیں رکھتیں۔ امریکی شہریت پبلک ریکارڈ ہے جس میں کہیں بھی عافیہ کا نام درج نہیں ہے۔

3

مغالطہ : عافیہ دہشت گردی کے لیے ہیرے اسمگلنگ کرنے 1999ء لائبریا گئی تھیں۔

حقیقت: عافیہ نے 90ء اور 2000ء کی دہائی میں کسی بھی افریقی ملک کا سفر نہیں کیا اور مبینہ وقت پر حاملہ عافیہ کا میساچیٹس (Massachusetts) کے ہسپتال میں الٹراساؤنڈ ہو رہا تھا۔

4

مغالطہ: عافیہ نے خالد شیخ کے بھانجے سے شادی کی۔

حقیقت: عافیہ کی صرف ایک ہی بار شادی ہوئی جو کہ ڈاکٹر امجد سے ہوئی اور وہی ان کے تینوں بچوں کا باپ ہے۔

5

مغالطہ: عافیہ کو 2002ء میں طلاق دی گئی تھی۔

حقیقت: جنوری 2003ء میں ان کے شوہر کی جانب سے یونین کونسل میں بچوں کے تمام تر حقوق ان کے سپرد کیے گئے اور ان کی طلاق کا عمل مکمل ہوا۔ مارچ میں عدت مکمل ہوئی اور اسی ماہ انھیں کراچی سے اغوا کر لیا گیا۔

6

مغالطہ: عافیہ انتہا پسندانہ نظریات رکھتی تھیں۔

حقیقت: اگر عافیہ فی الواقع انتہا پسندانہ نظریات رکھتی تھیں تو ان کے شوہر نے اپنے بچوں کی مکمل سر پرستی کا حق (parental rights) مکمل عدالتی منظوری کے ساتھ عافیہ کو کیوں دیا تھا؟

7

مغالطہ: عافیہ نے انٹرنیٹ کے ذریعے مشکوک چیزیں خریدیں، جس کے لئے ایف بی آئی نے اس سے پوچھ گچھ کی تھی۔

حقیقت عافیہ کے شوہر امجد نے نائٹ ویژن عینک اور فوجی ساز و سامان خریدا اور ان اشیاکے بارے میں ایف بی آئی کی طرف سے ان سے پوچھ کچھ کی گئی تھی۔ امریکا میں ایسی چیزیں خریدنا قانونی ہے، کوئی جرم نہیں۔ اس لیے عافیہ اور نہ ہی اس کے شوہر کو حراست میں لیا گیا یا دوبارہ انٹرویو کیا گیا تھا جس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ ایف بی آئی نے مان لیا تھا کہ یہ کوئی خطرناک یا مجرمانہ فعل نہیں ہے۔

8

مغالطہ: ڈاکٹر عافیہ جو ایک معزز پاکستانی خاتون تھیں ایک دم دہشت گرد خاتون بن گئیں۔ وہ دہشت گردی میں ملوث ہونے کی وجہ سے اپنے تینوں بچوں سمیت روپوش ہو گئیں۔ جبکہ ان پانچ سال میں ان کے گھر والوں کو یہ یقین دلایا جاتا رہا کہ عافیہ اور ان کے تینوں بچے مر گئے۔

حقیقت: ڈاکٹر عافیہ یقیناً ایک معزز پاکستانی خاتون ہیں۔ ان کو خفیہ قیدیوں کی جیلوں (جیسے بگرام) میں پانچ سال سے زائد عرصے تک تشدد کا سامنا کرنا پڑا، انھیں اور ان کے بچوں کو اغوا کر کے علیحدہ کیا گیا، جن میں ایک اب بھی لاپتہ ہے، جس کی عمر اس وقت چھ ماہ تھی۔ عافیہ کو کبھی بھی اپنی ماں کو کسی بھی طرح سے اذیت دینا گوارا تھا اور نہ ہی کبھی اپنی

خوشی سے بچوں سے جدا ہونا پسند تھا۔ ان پر ڈھائے گئے مظالم کے کئی گواہ منظر عام پر آ چکے ہیں۔

9

مغالطہ : عافیہ ایک جوہری (Nuclear) سائنسدان، دھماکہ خیز مادے کی ماہر کلوننگ کے شعبے کی ماسٹر ہیں۔

حقیقت: عافیہ نے نیوروسائنس میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ وہ قرآن پاک کی حافظہ ہیں۔ اس کے علاوہ وہ ماہر تعلیم اور بچوں کی ذہنی برداشت کی صلاحیت کی ماہر ہیں۔ ڈاکٹر عافیہ کے نیوکلئیر سائنسدان اور بائیولوجسٹ ہونے کے تمام دعوے بے بنیاد ہیں۔

10

مغالطہ: عافیہ غائب ہو کر زیر زمین چلی گئی تھیں۔

حقیقت: عافیہ کو غائب کیا گیا تھا۔ انھیں اپنے تین بچوں کے ساتھ اغوا کر لیا گیا تھا، سب سے چھوٹے بچے کی عمر صرف چھ ماہ تھی، تاریخ کے اس خوفناک تشدد میں اس کے بچوں کو ٹارچر اور نفسیاتی اذیت دینے کے لیے استعمال کیا گیا، اس بہیمانہ فعل کے تمام گواہ موجود ہیں۔

11

مغالطہ: 2003ء سے 2008ء تک عافیہ کہاں تھیں، جگہ معلوم نہیں ہے۔

حقیقت: جن لوگوں نے ڈاکٹر عافیہ کو حراست میں لیا تھا انھیں اس بات کا بخوبی علم تھا کہ وہ اس عرصے میں کہاں تھیں اور اب اس کے گواہ بھی موجود ہیں کہ ڈاکٹر عافیہ 2003ء سے 2008ء تک افغانستان کی بدنام زمانہ بگرام جیل میں قید تھیں۔

12

مغالطہ : عافیہ پر دہشت گردی کا الزام عائد کیا گیا تھا۔

حقیقت: عافیہ پر دہشت گردی کا کوئی مقدمہ قائم نہیں کیا گیا۔ انصاف کے علمبردار امریکہ کی نام نہاد عدالت نے انہیں 86 سال کی قید کی سزا ایک ایسے مقدمے میں سنائی ہے جو دوران حراست کیے گئے ایک جرم پر مبنی ہے۔ سوال یہ ہے کہ انہیں حراست میں لیا ہی کیوں گیا تھا؟ دوران حراست امریکی فوجیوں سے بندوق چھین کر فائر کرنے کے مقدمے کا کوئی ثبوت بھی عدالت کو فراہم نہیں کیا جا سکا۔ البتہ جوابی فائرنگ میں عافیہ کے شدید زخمی ہونے اور وینٹیلیٹر پر امریکی جیل منتقل کیے جانے کے ثبوت موجود ہیں۔

13

مغالطہ: عافیہ لیڈی القاعدہ تھی۔

حقیقت: عافیہ بے گناہ اور مظلوم ہیں، اور ایک محب وطن پاکستانی ہیں۔ وہ تعلیم کی روشنی پھیلانا چاہتی تھیں۔ یہاں تک کہ امریکی وفاقی عدالت نے فیصلے میں کہا کہ عافیہ کا القاعدہ، طالبان یا کسی دہشت گرد تنظیم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ بہت چھان بین کے باوجود کوئی تعلق نہیں ملا۔

14

مغالطہ: عافیہ نے امریکی فوجیوں کو قتل کیا۔

حقیقت: ڈاکٹر عافیہ کے خلاف سرکاری الزامات یہ ہیں کہ انھوں نے غزنی ،افغانستان میں امریکی فوجیوں پر ان کی اپنی رائفل چھین کر حملہ کیا، جبکہ وہ انھیں کی حراست میں تھیں، کوئی امریکی اہلکار زخمی نہیں ہوا تھا۔ عافیہ نے کسی کو نہ

گولی ماری نہ کسی کو قتل کیا بلکہ خود اسے گولی ماری گئی تھی۔

15

مغالطہ: عافیہ کو گولی نہیں ماری نہ ہی زخمی کیا گیا تھا۔

حقیقت: ڈاکٹر عافیہ کو گولی ماری گئی تھی اور غزنی میں وینٹی لیٹر پر زندہ رکھ کر بدنام زمانہ بگرام، افغانستان جیل لے جایا گیا تھا۔

16

مغالطہ: عینی شاہد کا دعوی ہے کہ عافیہ نے امریکی فوجیوں پر فائرنگ کر دی تھی۔

حقیقت: امریکی ڈسٹرکٹ کورٹ میں دائر کردہ حلف نامہ عینی شاہد کی طرف سے نہیں تھا بلکہ غزنی میں تیسری پارٹی کی طرف سے تھا۔ جتنے عینی شاہد ہیں سب کا بیان ہے کہ عافیہ نے کوئی فائرنگ نہیں کی۔

17

مغالطہ: امریکی عدالتیں گواہوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کرتیں۔

حقیقت: عافیہ کے مقدمے کی سماعت میں شامل گواہوں نے اہم ترقیاں اور انعامات حاصل کیے۔ افغان مترجم نے اپنا بیان بدلنے پر امریکی گرین کارڈ حاصل کیا۔ ایف بی آئی کے ایک ایجنٹ کو اٹارنی جنرل امیرک ہولڈر کی سیکیورٹی کے چارجز میں بڑی ترقی دی گئی۔ پراسیکیوٹر کو ایک بڑی قانونی فرم کے شراکت دار کے طور پر ملٹی بلین ڈالر کی آمدنی کے ساتھ ایک پارٹنر کی حیثیت دی گئی تھی اور دوسرے بے شمار کیسز کی مثالیں موجود ہیں۔

18

مغالطہ: عافیہ عدالت میں پیش کر دہ ثبوت پر مبنی مجرم ہیں۔

حقیقت: فارنزنک رپورٹ کے مطابق رائفل سے نہ فائر کیا گیا نہ ہی اس پر ڈاکٹر عافیہ کے فنگر پرنٹس ملے، نہ ہی کوئی گولی کا خول موجود تھا۔ ایف بی آئی کا الزام تھا کہ دیوار پر سوراخ عافیہ کی گولیوں سے ہوئے تھے، جبکہ ویڈیو ثبوت سے ثابت کیا گیا تھا کہ وہ مبینہ سوراخ فائرنگ سے قبل موجود تھے۔ جنھوں نے اسے گولی ماری تھی ان لوگوں کے بجائے عافیہ ابھی تک قید میں ہے۔

19

مغالطہ: عافیہ کو امریکہ میں انصاف مل گیا۔

حقیقت: سابق امریکی اٹارنی جنرل رمزے کلارک کہتا ہے کہ شہادتیں دیکھنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ عافیہ کا کیس امریکی ناانصافی کا بدترین کیس ہے۔

20

مغالطہ: پاکستانی حکومت نے عافیہ کی رہائی کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔

حقیقت: پاکستانی حکومت نے عافیہ کی وطن واپسی کے لیے ایک خط تک نہیں لکھا۔ عافیہ کی حراست اور کیس میں پاکستانی حکومتوں کا کردار شرمناک، افسوس ناک اور پر اسرار رہا ہے۔ پاکستانی حکمرانوں نے جان بوجھ کر صدارتی معافی سمیت عافیہ کو واپس لانے کے کئی مواقع ضائع کیے ہیں۔

21

مغالطہ: عافیہ کے مشتبہ دہشت گرد بن لادن کے ساتھ روابط تھے۔

حقیقت: آج کے دن تک، ڈاکٹر عافیہ پر عدالت میں دہشت گردی کا کوئی بھی الزام نہیں لگایا گیا ہے اور نہ ہی ثابت ہو سکا ہے۔

22

مغالطہ: عافیہ تشدد اور نفرت سے بھری ہوئی تھی۔

حقیقت: عافیہ کی رحم دلی اور سخاوت کی نوعیت کا اندازہ اس کے سزا کے دن سے لگایا جا سکتا ہے جب اس نے غیر منصفانہ سزا سنانے والے منتقم بنچ کو بھی معاف کر دیا اور اپیل کی کہ وہ نہیں چاہتی کہ لوگ اس کے نام پر تشدد کا ارتکاب کریں۔ جو عافیہ کو جانتے ہیں وہ گواہی دیں گے کہ وہ کتنی رحم دل اور ہر دل عزیز تھی۔